شیخ الحدیث مولانا محمد یونس حفظہ اللہ تعالیٰ

دلوں پر حکمرانی ـــــــ مگر ـــــــ کیسے؟

الحمد لله رب العالمين. والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين. اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم.

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لا نفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفرلهم وشاورهم فى الامر فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب المتوكلين (آل عمران آیت نمبر 159)

ترجمہ؛ یہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر بہت بڑی مہربانی ہے کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کے حق میں نرم مزاج واقع ہوئے ہیں اگر آپ سخت مزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ آپ سے دور ہو جاتے لہٰذا ان سے درگزر کرتے ہوئے ان کے لئے استغفار کریں اور دیگر امور میں ان سے مشاورت کرتے رہیں پھر جب آپ کسی بات کا پختہ عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

کسی بھی چیز میں اگر شفقت و رحمت کا جذبہ ہو تو یہ جذبہ اس چیز کو پُرکشش اور خوبصورت بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی چیز اس جذبہ سے خالی ہو تو وہ چیز نہایت ہی بدصورت اور بدنما بن جاتی ہے اور اپنی وقعت کھو بیٹھتی ہے جذبہ رحمت کسی انسان میں ہو، کسی مذہب میں ہو یا کسی دین میں ہو تو یہ اس کو مضبوط کرتا ہے۔

رب ذوالجلال کی عظمت اور حقیقت کو ہم نہیں جان سکتے کہ وہ کس قدر عظمت اور قوت والا ہے ہم تو صرف اس کی عظمت کا اندازہ کر سکتے ہیں لیکن اس کی عظمت اور حقیقت کو جان نہیں سکتے۔ نہ ہم اس کی عظمت کا اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں سے ادراک کر سکتے ہیں اور اس رب کی صفات بے شمار بھی ہیں اور بے مثال بھی۔ لیکن اللہ رب العزت نے قرآن حکیم کا

آغاز بسم الله الوحمن الوحیم سے فرما کر ہمیں سکھایا کہ جب تم بھی کسی چیز کا آغاز کرو تو میرے نام مبارک سے کرو اور اپنے نام کے ساتھ جن صفات کا تذکرہ کیا ہے وہ الوحمن اور الوحیم ہیں ۔

بسم اللہ کے ساتھ الرحمٰن اور الرحیم کا تذکرہ کیا ہے ۔ کہ آغاز اس اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اسی طرح جب اپنے بندوں کو تعلیم دینے کی بات کی تو صفت رحمٰن کو ذکر کیا (الـرحـمـن علم القرآن) اللہ رب العزت نے اپنی بہت سی صفات بیان کی ہیں لیکن ساری صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا ﴿سبقت رحمتی غضبی﴾ (صحیح البخاری) کہ لوگو! میری صفت غصہ بھی ہے" میں غضبناک بھی ہوتا ہوں' میں ہر چیز پر قادر ہوں سزا دینے پر بھی اور انتقام لینے پر بھی ، لیکن سبقت رحمتی غضبی . میری رحمت میرے غضب سے بہت زیادہ ہے۔

لوگوں کو بتایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ جب اللہ رب العزت نے بندوں کی ہدایت کے لئے نزول وحی کا ارادہ فرمایا تو اپنی وحی قرآن حکیم کو بھی رحمت بنا دیا۔"

تلک آیت کتاب حکیم ھدی و رحمة للمحسنین" لقمان آیت نمبر 2-3)

ترجمہ: حکمت والی کتاب کی آیات ہیں' جو نیکو کار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں قرآن حکیم کی یہ آیات منبع ہدایت ہیں اور ان لوگوں کے لئے باعث رحمت ہیں جو اپنی زندگی میں احسان کرنے والے اور اپنے اعمال میں حسن پیدا کرنے والے ہیں۔

اور جب اللہ رب العزت نے ہمارے لئے رسول ﷺ کا انتخاب فرمایا تو ارشاد ہوا کہ

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ﴿ الانبیاء آیت نمبر 107﴾

ترجمہ؛ اور ہم نے آپ کو تمام دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

تمہارے لئے میں نے جس رسول ﷺ کا انتخاب کیا ہے وہ سارے جہانوں کے لئے ، ہر جن وانس کے لئے بلکہ زمین کی ہر مخلوق کے لئے مجسمہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ جو نبی ﷺ بھیجا وہ بھی رحمت اور جو قرآن بھیجا وہ بھی رحمت ہے اور خود بھیجنے والا الـرحـمـن الوحیم ہے پھر اس رحمٰن ورحیم رب کے پیغمبر رحمت نے جو انسان تیار کئے وہ بھی رحماء

بیـنـھـم ہیں جو آپس میں بہت مہربان ہیں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں اور نبی کائنات ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میری امت کا جو سب سے افضل شخص ہے اس کی سب سے نمایاں صفت یہ ہے کہ وہ میری امت کے لئے سب سے زیادہ رحم دل ہے ﴿ارحم امتی بامتی ابو بکر﴾ **صحیح ابن حبان' باب بدء الخلق حدیث رقم ۶۱۴۴ سنن ترمذی' باب مناقب معاذبن جبل و ابی بکر**

یہ جذبہ رحمت وشفقت انسان کی کامیابی کا ضامن ہے ،اللہ رب العزت نے بھی یہی بات بیان فرمائی کہ اے نبی ﷺ آپ کے دل میں اگر رحم دلی کے جذبات نہ ہوتے اور آپ اپنے صحابہ کے لئے مہربان نہ ہوتے تو آپ پر مر مٹنے والے یہ جاں نثار صحابہ آپ کو چھوڑ کر آپ سے دور ہو جاتے ۔

یہ جذبہ رحمت کسی حکمران میں ہو یا کسی سیاست دان میں ،کسی لیڈر میں ہو یا کسی داعی میں، اس خوبی کی وجہ سے وہ ایک بلند مقام حاصل کر لیتا ہے اس کی محبت اور اس کا احترام مزید بڑھ جاتا ہے۔ جذبہ رحمت جہاں بھی ہوگا کامیابی کا ضامن ہوگا۔

کوئی دین ،قانون ،نظام یا مذہب کامیاب نہیں ہوسکتا جس میں رحم دلی کے جذبات نہ ہوں، کوئی بھی انسان والد کی حیثیت سے ہو یا استاد کی حیثیت سے، بیشک مقام ومرتبہ کے لحاظ سے کوئی بڑی شخصیت ہو اگر اس کے دل میں جذبہ رحمت نہیں ہے تو وہ ناکام ہو جائے گا اسے کامیابیاں نہیں ملیں گی اللہ رب العزت نے یہ باتیں بتا کر ہماری رہنمائی فرمائی کہ اگر تم اپنی زندگی کامیاب بنانا چاہتے ہو اپنی زندگی میں خوش رہنا چاہتے ہو تو ہر ایک کے لئے اپنے دل میں جذبہ رحمت پیدا کرلو ، جو انسان اپنوں کے ساتھ ساتھ غیروں کے لئے بھی جذبہ رحمت وشفقت رکھتا ہے وہ شخص دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا، اپنوں کے ساتھ جذبہ رحمت ومحبت سبھی رکھتے ہیں اصل رحم دلی تو یہ ہے کہ جو اپنے نہیں ہیں، رشتہ دار نہیں ہیں بلکہ دشمن اور مخالف ہیں ان کے ساتھ بھی رحمدلی کا جذبہ رکھا جائے یہ جذبہ رحمت وشفقت انسان کا کمال اور جمال ہے' انسان کی خوبصورتی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے رحمدلی کے جذبات رکھنے والا ہو۔

کسی کو معاف کر دینا یہ کمال نہیں ہے مجبوری کی حالت میں سبھی معاف کر دیتے ہیں جو انتقام لینے پر قادر نہیں ہے جو کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتا وہ معاف کر دے تو یہ خوبی نہیں ہے بلکہ خوبی یہ ہے کہ اگر کوئی آپ کو برا بھلا کہے، توہین کرے، زیادتی کرے اور آپ اس سے اچھی طرح انتقام لے سکتے ہیں لیکن معاف کر دیں، اس کے جواب میں خاموش رہیں اگر زبان سے کوئی بات نکلے تو کلمہ خیر ہو اس کی ہدایت کی دعا ہو ۔ اگر یہ صفت آپ میں پیدا ہو جائے تو آپ معاشرے میں بہت اچھے انسان بن جائیں گے آپ کی محبت ہر انسان کے دل میں پیدا ہو جائے گی اور دشمن بھی آپ کا دوست بن جائے گا۔

﴿ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (34) وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (35) ﴾

ترجمہ: آپ برے رویہ کا جواب اچھے رویہ سے دیجئے (آپ دیکھیں گے کہ اس انداز کو اختیار کرنے پر) آپ کا دشمن آپ کا گہرا دوست بن گا ۔ اور یہ خوبی ان کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہوئے اپنے آپ پر کنٹرول کریں اور جن کو یہ خوبی حاصل ہو جاتی ہے وہ بہت زیادہ خوش نصیب بن جاتے ہیں۔

برائی کا جواب ہمیشہ اچھائی کے ساتھ دیجئے' گالی کا جواب دعا کے ساتھ دیجئے، اگر آپ یہ انداز اختیار کر لیں گے تو آپ کا دشمن بھی آپ کا دوست آپ کا وفادار اور جاں نثار ساتھی بن جائے گا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ دشمن کا خاتمہ شریعت کا مقصود نہیں ہے نہ اللہ کو یہ پسند ہے اور نہ دین اس بات کا تقاضہ کرتا ہے' اسلام دشمنی کا خاتمہ چاہتا ہے ، دشمن کے دل سے نفرت اور دشمنی نکال کر اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کی فطرت و مزاج میں جذبہ انتقام رکھا ہے۔ اپنی ذات پر جب کوئی حرف آئے تو انسان برداشت نہیں کرتا اور فوراً اس بات کا جواب دیتا ہے اسی طرح انسان اپنی اولاد کے لئے اپنے ماں باپ کے لئے انتقام لینے کے لئے فورا تیار ہو جاتا ہے، جو اس کے دین و مذہب کو بُرا کہے تو فوراً اس

کے دل میں جذبہ انتقام پیدا ہوتا ہے اور وہ مرنے مارنے پہ تیار ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کی فطرت میں ہے۔ ہر مخالفت پہ اس کا دل چاہتا ہے کہ انتقام لوں اگر انتقام لینے پر قادر نہ ہو تو پھر مخالف کو دل اور زبان سے برا بھلا کہتا ہے۔

لیکن رب ذوالجلال نے ہمارے لئے جو رسول ﷺ بھیجا، اسے ساری کائنات کے لئے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس رسول نے جو انسان تیار کئے رب ذو الجلال نے ان کے بارہ میں رحماء بینھم ﴿ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم﴾ کی شہادت دی ہے ۔

بہترین انسان بننے کے لئے ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سیرت کو سامنے رکھنا چاہئے کہ رب العزت نے جو نبی ہماری رہنمائی کے لئے بھیجا ہے اس کا انداز کیا تھا ؟اسکی سیرت کیسی تھی ؟ انہوں نے زندگی کیسے گذاری؟ جذبہ انتقام پیدا ہوا تو آپ ﷺ نے وہاں کیا طریقہ اختیار کیا؟

انسان اپنی ذات پر تنقید برداشت نہیں کرتا لیکن رحمت کائنات ﷺ ایک مرتبہ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے ایک شخص پاس سے گزرتا ہے تو کہتا ہے کہ اے اللہ کے نبی! آپ انصاف نہیں کر رہے ہیں، اس مال کی تقسیم میں آپ ظلم کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ کا رسول ہو کر انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا ؟ اللہ تعالی اپنے پیغامات میں، اپنی وحی میں مجھے امین (امانت دار) سمجھتا ہے۔ میں اس کی وحی اور اس کے پیغامات ویسے ہی پہنچاتا ہوں جس طرح اس نے وحی کی ہوتی ہے لیکن تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ کیا میں دنیا کے مال میں بددیانتی کروں گا وہ آسمان والا رب مجھے امین سمجھتا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں صحیح بخاری۔ **باب علامات النبوۃ فی الاسلام**)

اسے نبی کریم ﷺ نے کچھ نہیں کہا ساتھ ہی ایک صحابی کھڑے تھے وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں کرنا۔ اپنی ذات کا معاملہ تھا ،آپ نے انتقام نہیں لیا ، لیکن امت کو متنبہ فرما دیا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بڑے متقی ہوں گے نمازیں ادا کریں گے قرآن

پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا یہ لوگ قرآن
پڑھ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتادیا کہ اس طرح
کے لوگ ہر دور میں ہوں گے میرے دور میں بھی ہیں اور میرے دور کے
بعد بھی یہ لوگ ہوں گے لیکن تم لوگوں نے ان سے بچ کے رہنا ہے۔

انسان اولاد کے دفاع میں انتقام لینے کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے۔ نبی کائنات ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں تھیں آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور اپنی بیٹی کو لانے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو چند صحابہ کے ساتھ بھیجا جب مکہ کے لوگوں کو پتہ چلا کہ اللہ کے نبی ﷺ کی بیٹی ہجرت کر کے جارہی ہے لوگ ان کا راستہ روکنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں ھبار بن الاسود ان کو نیزے سے زخمی کر دیتا ہے اس زخم کی وجہ سے بعد میں ان کا حمل ساقط ہو جاتا ہے پھر کچھ عرصے بعد ھبار بن الاسود نادم ہو کر معافی مانگتا ہے کہ مجھے معاف کر دیجئے میں نے زیادتی کی تھی آپ ﷺ کو سب کچھ یاد تھا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے میری بیٹی کو اذیت دی تھی میری بیٹی کے حمل کو ساقط کرنے والا یہ شخص آج میرے سامنے کھڑا ہے لیکن پھر بھی نبی کائنات ﷺ نے انتقام نہیں لیا آپ کے پاس قوت بھی تھی صحابہ بھی تھے اگر آپ ﷺ چاہتے تو ایک اشارے پر ھبار بن الاسود کا سر تن سے جدا کر دیا جاتا۔ لیکن آپ ﷺ نے معاف کر دیا آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا۔ (دیکھئے سیرت ابن ھشام)

آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید ہو جاتے ہیں دشمن نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بڑے بُرے انداز میں شہید کیا لیکن یہی دشمن کچھ عرصے بعد آپ کے پاس آتا ہے مسلمان ہو جاتا ہے معافی کا طلبگار بن کر سامنے کھڑا ہے معافی مانگ رہا ہے آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ کون ہے یہ وہ شخص ہے جس نے میرے چچا میرے دودھ شریک بھائی میری بہت پیاری شخصیت کو قتل کیا تھا لیکن آج وہ معافی کا طلبگار ہے رحمت کائنات ﷺ سب کچھ بھلا کر سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو معاف کر دیتے ہیں حضرت حمزہ کے شہید ہونے کے بعد ابوسفیان کی بیوی ہندہ ان کے ناک، کان کاٹ دیتی ہے آنکھیں نکال دیتی ہے سینہ چیر

کے جگر نکال لیتی ہے۔اسے اپنے دانتوں سے چبا کر پھینک دیتی ہے جب آپ ﷺ کی پھوپھی اپنے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھنے آتی ہے کہ میرا بھائی حمزہ شہید ہوگیا ہے آپ ﷺ نے سوچا بہن اپنے بھائی کو دیکھنے آرہی ہے جس کے چہرے پر نہ ناک ہے نہ آنکھیں کس طرح اپنے بھائی کو دیکھے گی نبی کریم ﷺ نے فرمایا رک جاؤ تم اپنے بھائی کو نہیں دیکھ سکتی! لیکن اس کے باوجود ابوسفیان کی بیوی ہندہ جب آپ ﷺ کے پاس آتی ہے' کہتی ہے اے اللہ کے نبی ﷺ میں مسلمان ہوگئی ہوں میں آپ ﷺ پر ایمان لاچکی ہوں نبی کائنات ﷺ کے ذہن میں وہ سب باتیں موجود تھیں جو غزوہ احد میں ہوئی تھیں جب ہندہ نے آپ ﷺ کے چچا کے کان کاٹ ڈالے تھے ان کی آنکھیں نکال لی تھیں لیکن پھر بھی نبی کریم ﷺ نے اپنے خاندان کے لئے انتقام نہیں لیا جب وہ تائب ہوکر مسلمان بن جاتی ہے تو سب کچھ معاف کر دیا ۔

یہ ہمارے نبی ﷺ کی سیرت ہے جو ہمارے لئے ایک بہترین درس ہے۔جب مکہ فتح ہوتا ہے تو ابوسفیان جس کا جنگ بدر اور جنگ احد میں مسلمانوں کے بارہ میں بہت برا کردار تھا ،اب آپ ﷺ کے سامنے آتا ہے۔کہتا ہے اے اللہ کے نبی مجھے معاف کر دیجئے معافی بھی مانگتا ہے اور اعزاز بھی مانگتا ہے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ جانتے ہیں کہ میں اپنی قوم کا سردار ہوں مجھے اعزاز دیں آپ جانتے تھے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے ہمیشہ مسلمانوں کی مخالفت کی ہے اور ہر موقع پر اس نے ہمارے ساتھ جنگ کی ہے لیکن آج معافی مانگنے آیا ہے آپ ﷺ نے اسی وقت اسے معاف کر دیا اعزاز بھی دے دیا کہ جو شخص بھی ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا اعزاز بھی دے دیا اور معافی بھی دے دی۔

ابوجہل جو اسلام کا بدترین دشمن تھا اسلام کو مٹانا چاہتا تھا جب اس کا بیٹا عکرمہ آپ ﷺ کے سامنے آتا ہے مسلمان نہیں ہوا مشرک تھا کافر تھا آپ کے سامنے آیا آپ ﷺ نے فرمایا۔ **مرحبا بالراکب المهاجر.** (دیکھئے سنن ترمذی باب ماجاء فی مرحبا) یہ سوار جو سب کو چھوڑ کر میرے پاس آرہا ہے میں اسے خوش آمدید کہتا ہوں۔

نبی کائنات ﷺ نے اس کا استقبال کیا اس سے محبت کا اظہار کیا جس کے نتیجہ میں وہ ایمان لے آتا ہے ۔مقصود یہ ہے کہ جو اللہ پر ایمان لے آئے اس کی اطاعت کرے اس کی بات مان لے اس کے کے لئے جذبہ انتقام ختم ہو جانا چاہئے، جو اللہ کا دشمن ، باغی اور سرکش ہے اللہ کے بندوں پہ ظلم ڈھاتا ہے ایسے شخص کا معاملہ الگ ہے لیکن جو اللہ کا مطیع بن کر اللہ کی محبت کے لئے اللہ کے دین میں آ جائے اسے معاف کر دینا چاہئے جو شخص غلطی و معصیت کر کے تائب ہو کر آپ کے سامنے آ جائے اس کی غلطی کو نہیں دیکھنا اس کے دل کو دیکھنا ہے کہ یہ کس کیفیت میں ہمارے پاس آیا ہے۔

آج معاشرے میں ہر جگہ حسد، کینہ، بغض، نفرت جیسی بیماریاں ہیں تو کس وجہ سے صرف اسی وجہ سے کہ ہمارے دلوں میں اپنوں کے لئے بھی جذبہ محبت و خیر خواہی نہیں ہے بلکہ ہم تو ہر وقت یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کس طرح اپنے بھائی کو نقصان پہنچاؤں اور اپنے دشمن کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالوں، کسی کی خیر خواہی ہمارا مقصود نہیں رہی اب صرف خود غرضی ہے مفاد پرستی ہے ۔

ہماری زندگی میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کی جھلک موجود نہیں ہے' وہ نبی ﷺ جس نے دشمن پر رحم فرما کر ان کی غلطیوں کو معاف کر کے ان کو اپنا جاں نثار بنا لیا۔ آج ہم تو اپنوں کے ساتھ بھی ایسی زیادتیاں کر جاتے ہیں کہ جس کی وجہ سے ہمارے اپنے بھی ہم سے دور ہو جاتے ہیں صرف جذبہ انتقام کی وجہ سے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں اللہ رب العزت نے جس نبی کو ہمارے لئے بھیجا اس نبی ﷺ کی سیرت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اپنی ذات کے لئے' اپنے مفاد کے لئے انتقام لینا چھوڑ دیجئے ، اپنی گفتار میں مٹھاس پیدا کریں اپنے اخلاق و کردار میں حسن پیدا کریں لوگوں سے اپنے رویے اور معاملات پُر کشش بنائیں اس طرح آپ کی شخصیت ہر دل عزیز بن جائے گی۔

ہر شخص اپنے اندر قوت برداشت پیدا کر لے ، دل میں رب کی مخلوق کے لئے محبت بیدار کر لے اگر کوئی زیادتی کرتا ہے تو اس کی زیادتی کو برداشت کرتے ہوئے اسے معاف کر

دے اور اس کے ساتھ پیار ومحبت کا اظہار کرے ، تو یہ دکھوں کی دنیا سکھ چین میں تبدیل ہو کر جنت نظیر بن جائے۔

رحمت کائنات ﷺ صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ ہر ایک کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے آپ ﷺ نے ہر ایک کے لئے دل میں رحم دلی پیدا کرنے کی تلقین کی آپ ﷺ نے فرمایا یہ جانور جو اللہ رب العزت نے تمہارے تابع کئے ہیں ان کو آپس میں لڑا کر مزے لینا ان کی لڑائی پر خوش ہونا انسانیت نہیں ہے اگر تمہارے دل میں ان جانوروں کے لئے رحم دلی کے جذبات نہیں ہیں تو تم انسان نہیں ہو' آج تم اپنے ہاتھوں سے یہ چھوٹے چھوٹے کام کر کے ان کو اذیت دیتے ہو کل تمہارے دل اور سخت ہو جائیں گے پھر تم اپنے بھائیوں کے اندر بھی نفرت اور لڑائی کے بیج ڈال دو گے ان حیوانات سے اچھا سلوک کرو، ان پہ احسان کرو اس پر تمہیں اللہ تعالی سے اجر ملے گا ۔ اگر ان جانوروں کے لئے تمہارے اندر رحم دلی کے جذبات نہ ہوں گے بلکہ تم ان پر زیادتی کرو گے تو اللہ تعالی کی پکڑ سے نہ بچ سکو گے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک عورت صرف اس وجہ سے جہنم میں داخل کر دی گئی کی اس نے ایک بلی کو باندھ دیا ، نہ اسے کھولا کہ اپنی خوراک تلاش کر سکے ، نہ اسے کھانے کو دیا ، بھوک اور پیاس سے وہ بلی فوت ہوگئی۔ اس کے برعکس ایک بدکردار شخص صرف اس وجہ سے معافی پا کر جنت میں چلا گیا کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں جانوروں کے بارہ میں واضح ہدایات دیں، ان کو آپس میں لڑانا حرام قرار دیا اور پھر فرمایا کہ یہ جانور جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے تابع کئے ہیں ان سے تم کام لیتے ہو ان کی بھوک اور پیاس کا خیال رکھنا، ایسا نہ ہو کہ تم ان سے کام تو خوب لو لیکن کھانے کے لئے ان کو کچھ نہ دو یا کم دو ، رحمت کائنات ﷺ نے ان جانوروں کے بارے میں تلقین کی آپ ﷺ نے فرمایا لوگو یہ نہ سمجھنا کہ یہ جانور بے کار ہیں۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں ان کا کوئی مقام نہیں ہے یہ بات نہیں ہے ہر ذی روح کا ایک مقام ہے اگر تم کسی بھی ذی روح پہ احسان کرو گے تو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اور اگر تم نے

ان کے ساتھ زیادتی کی تو تمہیں اس کی سزا بھی ملے گی۔ بے شک یہ جانور ہیں جن کی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت اور مقام و مرتبہ نہیں۔لیکن یہ اللہ کی مخلوق ہیں ذی روح ہیں کسی ذی روح پہ زیادتی کرنا انسانیت نہیں ہے یہ عمل اللہ کو نا پسند ہے اور نبی کریم ﷺ کی تعلیم بھی یہی ہے کہ ان پر احسان کیجئے ان پر احسان کرنا تمہارے لئے اجر کا باعث ہوگا اور جو دین ہمیں جانوروں کے ساتھ بھی احسان کرنے کا درس دیتا ہے وہ دین ہمیں کیسے اجازت دے گا کہ انسانوں پر تشدد کیا جائے یا ان کی عزت پامال کی جائے یا ناحق ان کا خون بہایا جائے۔اپنے دل میں ہر ایک کے لئے جذبہ رحمت وشفقت رکھیں اپنا ہو یا بے گانہ دوست ہو یا دشمن اس کی زیادتی کو برداشت کیجئے۔

اگر آپ عظیم انسان بننا چاہتے ہیں دوسروں کے دلوں میں اپنی عزت واحترام پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہر ایک کی گالی کو برداشت کرنا پڑے گا ہر ایک کے ساتھ محبت کا اظہار کرنا پڑے گا اگر آپ گالی کے جواب میں گالی دیں گے تو آپ کو کیا ملے گا ؟ کچھ بھی نہیں ملے گا سوائے دشمنی،نفرت اور گناہ کے دونوں ہی بُرے بن گئے۔دونوں کے دل میں ایک دوسرے کے لئے نفرت پیدا ہوئی۔ لہٰذا خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے گالی کے جواب میں اسے دعا دے دیجئے اس بناء پر آپ کو اجر وثواب ملے گا اچھے انسان بنیں گے، اگر راستے میں چلتے ہوئے کوئی غلط انداز میں ہمارے سامنے آجاتا ہے تو ہم اسے برا بھلا کہتے ہیں اسے گالی دیتے ہیں یہ انسانیت نہیں ہے یہ میرے نبی ﷺ کی تعلیمات نہیں ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ کسی انسان کی گالی میں اسے دعا دیجئے کہ اللہ تجھے ہدایت دے اللہ تجھے سیدھا راستہ دکھائے۔یہ انسانیت ہے یہ اعلیٰ مقام ہے زیادتی کو برداشت کیجئے اور برائیوں سے بچیں پھر دیکھیں زندگی میں کیسے انقلاب آتا ہے ہر ایک کے دل میں تمہاری محبت پیدا ہو جائے گی اور نفرت ختم ہو جائے گی اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے......و ما علینا الا البلاغ المبین